بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصریحات

پندرھویں صدی ہجری کے آغاز میں ہی عالم اسلام جس قسم کے حالات سے دوچار ہو گیا ہے اس سے دنیا بھر کے مسلمان غم زدہ اور دلگیر ہیں، عراق ایران جنگ، افغانستان میں مسلمانوں کا قتل عام، اردن شام سرحدوں پر کشیدگی، لیبیا اور مصر کی کھینچا تانی، الجزائر اور مراکش کے آپس کے جھگڑے، قبرص میں مسلمانوں کا قتل عام، قدس اور مقبوضہ مسلم علاقوں پر اسرائیلی تسلط کی مضبوطی کا استحکام اور علاقہ میں اس کی غنڈہ گردی، بھارت میں مسلم کشی اور پاکستان کے خلاف اس کی جنگی تیاریاں، روس کی مسلم علاقوں اور ملکوں کی طرف للچائی ہوئی نظریں، پیش قدمی، ان کے خلاف سازشیں اور منصوبہ بندی۔ اریٹریا میں خون مسلم کی ارزانی اور دیگر افریقی ممالک استعماری قوتوں کے درمیان مسلمانوں کا بٹوارہ اور استحصال دوسری طرف مغربی جمہوری ملکوں کی ان سے بے اعتنائی اور اپنے مفادات کے لیے کئی مقامات پر ان سے خفیہ اور ظاہر دشمنی ان سب باتوں نے ملت اسلامیہ کو ایک ایسے دوراہے پر کھڑا کر دیا ہے کہ اگر اب انھوں نے تدبر، حکمت، سوچ سمجھ اور خود احتسابی کا ثبوت دے کر زندہ رہنے کے لیے اپنے بچاؤ کی فکر نہ کی تو شاید یہ صدی چودھویں صدی کے برعکس کہ کم از کم وہ ان کی آزادی اور دوسروں کے تسلط سے رہائی کی صدی تو تھی۔ ان کی تباہی و بربادی کی صدی بن جائے گی۔

اس وقت حیرت انگیز اور تعجب خیز امر یہ ہے کہ پورے عالم اسلام میں ایک بھی توانا اور طاقتور شخصیت ایسی نہیں ہے جس کی آواز صور اسرافیل بن کر مسلمانان عالم کو ان کے خواب غفلت سے بیدار کر کے آنے والے خطرات سے انھیں ہوشیار اور ان سے عہدہ برآئی کے لیے تیار کر سکے۔ اور نہ ہی ان کے اپنے اپنے دیسوں میں ایسے رجال رشید موجود ہیں جو آنے والی تباہی و بربادی کے سامنے بند باندھنے کا حوصلہ اور صلاحیت

اور غیروں کی سازشوں کو سمجھنے کی بصیرت رکھتے ہوں۔ کیا کوئی عقلمند اس کا تصور کر سکتا ہے کہ عراق ایران جنگ مسلمانوں کے حق میں مفید اور کسی ایک فریق کے لیے وجہ تفاخر و بلندی ہو سکتی ہے یا کوئی دانشمند شام اور اردن کی جنگ کو مسلم اور عرب مقاصد کے لیے سود بخش اور فائدہ مند قرار دے سکتا ہے۔

کیا عرب دانشمند اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ ان کا ازلی ابدی دشمن اسرائیل ان کے باہمی تنازعات سے کس قدر خوش اور مسرور ہو سکتا ہے کہ اس کا دشمن اپنی قوت کو خود ہی تباہ کر رہا ہے اور اپنی صلاحیتوں کو اپنے ہاتھوں ہی برباد کر رہا ہے۔ وہ کام جسے خود سرانجام دینے کے لیے اسے اپنے بے شمار اسلحے اور سپوتوں کی قربانی دینا پڑتی وہ آپ ہی آپ اس کے دشمن خود سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے گھر میں چراغاں کے لیے اس سے زیادہ موزوں اور کونسا دن آسکتا ہے؟

لیبیا اور مصر کل تک کس کے خلاف صف آرا تھے اور آج ان کی توپوں کا رخ کس کی طرف ہے؟ کبھی انھوں نے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھا ہے۔

ایران عراق لڑائی سے کون مستفید ہو رہا ہے؟ کیا اس میں کوئی شبہ ہے کہ ایران کے داخلی خلفشار نے روس کو افغانستان میں فوج کشی کی جرأت بخشی اور ان دو مسلم ممالک کی باہمی جنگ نے اسے وہاں پر کھل کھیلنے کا موقع فراہم کیا ہے، کیا یہی اسلحہ جو مسلمانوں پر استعمال ہو رہا ہے روسی جارحیت اور اسرائیلی غنڈہ گردی کے انسداد کے لیے استعمال نہیں ہو سکتا تھا۔

کیا ہندوستان میں مسلم خون کی ارزانی اور مسلم ملک پاکستان کے خلاف اس کی جنگی تیاریوں کی بہت بڑی وجہ یہ نہیں کہ مسلمانوں کو تو اپنے گھروں کے آنگن سے باہر جھانکنے کی بھی فرصت نہیں وہ دوسرے مسلمانوں کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔

الجزائر اور مراکش کا اسلحہ کیا امت مسلمہ کے مشترکہ دشمنوں کے خلاف استعمال نہیں ہو سکتا تھا؟ اور کیا اریٹیریا قبرص اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کا کسی کو کبھی خیال اور احساس ہے؟ کیا القدس کی بازیابی اور مقبوضہ عرب مسلم علاقوں کی واگزاری ہو چکی ہے کہ ہم اپنی قوتوں کو اس بے دریغی سے ضائع کرنے پر تلے کھڑے ہوئے ہیں؟ اور ساتھ ہی ساتھ کیا ہم نے کبھی غور کیا ہے کہ ہماری قوتوں کی شکست و ریخت کے بعد ہمارا حشر

کیا ہوگا؟

آج کون ہے جو درد بھرے دلوں کی پکار سنے اور عقل و خرد کی باتوں پر کان دھرے؟

کیا ہم تاریخ امم کو فراموش کر چکے ہیں کہ ہمیں اپنے مستقبل سے زیادہ اپنی اَنا عزیز ہو کے رہ گئی ہے اور ہم صرف اپنی موہوم اور مزعوم اَنا کے لیے پوری امت کے مستقبل کو داؤ پر لگانے پہ تُل گئے ہیں۔

آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے اپنے خولوں سے باہر نکلیں اور اسلام اور عالم اسلام کے مجموعی مفاد اور تقاضوں کو پیش نگاہ رکھ کر کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کریں کہ ہمیں بھی اور ہمارے دین کو بھی ان عالمی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے نجات مل جائے جو ہمارے کھنڈرات پر اپنے محل استوار کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

خریدار حضرات متوجہ ہوں

بہت سے احباب کی مدت خریداری اس شمارے کے بعد ختم ہو جائے گی۔ بطور اطلاع ان کے نام آنے والے پرچے پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے۔ اپنا پرچہ چیک کریں اور نوٹ فرمالیں کہ اس اطلاع کے بعد، پندرہ دن کے اندر اندر، آیندہ خریداری جاری رکھنے کی صورت میں سالانہ زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمادیں یا اگلے ماہ (کا شمارہ) بذریعہ وی پی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں ——— اور (خدانخواستہ) آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیں کہ وی پی پی روانہ نہ کیا جائے۔

یاد رکھیے! وی۔پی۔پی واپس کرنا اخلاقی جرم ہے

بعض اوقات تازہ پرچہ محفوظ رکھنے کی خاطر وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کر دیا جاتا ہے اور وی پی پی وصول ہونے کے فوراً بعد تازہ پرچہ عام ڈاک سے روانہ کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اسے بد دیانتی پر محمول نہ کیا جائے۔ والسلام!

(مینیجر)